تمثیلات احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تعمیر سیرت انسانی

عبدالحق☆

Countless reformers were born in the world, numerous reformative and revolutionary movements were raised but each one of those managed to transform man's external system but ignored his internal but every man participating the Holy Prophet's (Peace Be Upon Him) movement changed externally as well as internally and changed overall. Those who kept accepting His (Peace Be Upon Him) invitation, they after having trained, acquired the status of gold. After the embaracement of Islam such a character originated with in every individual, as human history is unable to present the precedent. During the present era (age) when the society has fallen a victim to the atmosphere of moral and thinking disruption and it at that time when all sorts of topsy turvy morals are budding. Amongst the masses (individuals) of a community (society) envy, prejudice, enmity mutual in differences, disintegrity, various prejudices and various thinking and practical weaknesses are growing. In order to check these short comings it is essential to adopt the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) Illustrative method of training, thereby, the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) is a model of character for all spheres of life. The various methods which were adopted by the Holy Prophet (Peace Be upon Him) for_building the character of Humanity one of the most influensive method is the method of Demonstration. Under this article the meaning and terminology regarding "Demonstration" and the study of its benefeciality and validity under the light of the Holy Quran and Hadith of the Holy Prophet (Peace Be upon Him). Some of the Demonstrative Ahadith of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) have been presented as a Model.

دنیا میں بے شمار مصلحین پیدا ہوئے ، بہت سی اصلاحی اور انقلابی تحریکیں اٹھیں مگر ان میں سے ہر ایک نے انسان کے خارجی نظام کو تو بدلنے کی کوشش کی لیکن اس کے اندرون کو نظر انداز کر دیا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریک میں شامل ہونے والا ہر انسان باہر کے ساتھ ساتھ اندر سے بھی بدل گیا اور کلیتاً بدل گیا۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہتے گئے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت پا کر کندن بنتے گئے۔ اسلام کی آغوش میں آنے والے ہر شخص کے اندر ایسا کردار نمودار ہوا جس کی نظیر تاریخ انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔

فرمان الٰہی ہے "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

(تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے)(۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصلاح نفوس، تزکیہ کردار اور تربیت سیرت میں کمال حاصل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانی نفسیات کی نبض کی ایک ایک دھڑکن کو پہچانتے تھے اور اس کے مطابق تعمیرِ سیرتِ انسانی فرماتے۔ تعمیرِ سیرتِ

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

انسانی کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مختلف طریقے اپنائے ان میں سے ایک موثر طریقہ تمثیلات کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمثیلات نہایت بلند، پاکیزہ اور مکمل ہوتی تھیں۔ جس بات سے تعلق رکھتی تھیں اس کی تقریباً تمام تفصیلات پر حاوی ہوتی تھیں۔

تمثیل کی حکمت اور مقصد قرآن حکیم کی روشنی میں

دراصل قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ عام فہم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو مختلف پیرایوں میں سمجھانے کی کوشش کی ہے اور مختلف اسلوب اختیار کئے۔ ان ہی اسالیب اور پیرایوں میں سے ایک اسلوب اور پیرایہ "تمثیل" کا ہے اور اس اسلوب کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کیونکہ اس کے بغیر کلام کا معنی ومفہوم ایک عام آدمی کی گرفت سے باہر تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں بعض جگہ تمثیلی اسلوب اختیار کیا اور ہر مقصد کو خوب طریقے سے واضح کیا۔ اس کے ساتھ ہی قرآن حکیم نے امثال کی حکمت کی وضاحت بھی کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ"(۲)

(بے شک ہم نے قرآن پاک میں ہر طرح کی امثال بیان کیں ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔)

ایک اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ"(۳)

(یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور ان مثالوں کو صرف پڑھے لکھے لوگ ہی سمجھتے ہیں۔)

یعنی جو غور و خوض تفکر و تدبر سے کام لیتے ہیں وہی ان امثال کی صحیح حقیقت اور مقصد سمجھتے ہیں۔

ایک اور جگہ قرآن حکیم نے فرمایا: "وضربنا لكم الامثال" (۴) (اور ہم نے تمہارے لئے امثال بیان کیں)

تاکہ لوگ ان امثالوں کو سمجھیں اور نصیحت اور عبرت حاصل کریں۔

ایک اور جگہ فرمایا:

"فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"(۵)

(یعنی تم لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں بیان نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو سب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔)

اس آیت کریمہ میں ایک اہم حقیقت کو واضح فرمایا جس سے غفلت برتنا ہی تمام کافرانہ شکوک وشبہات کو جنم دیتا ہے وہ یہ کہ عام طور پر لوگ اللہ تعالیٰ کو اپنے بنی نوع انسانی پر قیاس کر کے ان مین اعلیٰ ترین انسان مثلاً کوئی بادشاہ یا فرمانروا کو اللہ تعالیٰ کی مثال قرار دیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نظام قدرت کو انسانی نظاموں پر قیاس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کرتے ہوئے یہ تاویل کرتے ہیں کہ جس طرح دنیا میں اکیلا بادشاہ پورا نظام نہیں چلاتا بلکہ اپنے ماتحت وزراء کو اختیارات سپرد کرکے ان کے ذریعے نظام مملکت چلایا جاتا ہے اسی طرح یہ بھی ہونا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ماتحت کچھ معبود ہوں جو اس کے ہاتھ بٹائیں۔ یہی مشرکین کا نظریہ تھا اس آیت نے ان کے شبہات کی جڑ قطع کی کہ اللہ تعالیٰ مثال و تمثیل اور ہمارے وہم وگمان سے بالاتر ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ''(۶)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''فان فی ضربھا زیادة افھام وتذکیر فانه تصویر للمعانی وادناء لھامن الجنس''(۷)

یعنی اہل تفسیر کے نزدیک تمثیل کے معنی تصویر کشی اور غیر محسوس کو حس کے قریب لانے کے ہیں اس لئے تمثیلات سے مقصود سمجھنے میں آسانی اور نصیحت ہے۔

تمثیل کی حکمت اور مقصد.....حدیث کی روشنی میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں بہت سی جگہوں پر تمثیلی اسلوب واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر امثال کی حکمت یا مقصد کی وضاحت یوں کی:

''عن ابی ھریرة ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان القرآن نزل علی خمسة أوجه :حلال وحرام ، ومحکم ومتشابه وأمثال ، فاعلموابالحلال، واجتنبواالحرام ، واتبعواالمحکم وآمنوابالمتشابه ، واعتبروابالامثال''(۸)

(حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قرآن پانچ وجوہ پر نازل ہوا، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ پس تم حلال پر عمل کرو، حرام سے اجتناب کرو، محکم کی اتباع کرو، متشابہہ پر ایمان لاؤ اور امثال سے عبرت اور نصیحت حاصل کرو۔'')

مذکورہ بالا حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''امثال'' کی حکمت اور مقصد کو واضح کیا کیونکہ ان سے عبرت اور نصیحت حاصل ہوتی ہے چاہے وہ امثال قرآن حکیم مین ہوں یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔

تمثیل کا اصطلاحی مفہوم اور مقاصد

علامہ زرکشی ''البرہان'' میں امثال پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اخراج مالایقع علی الحس الی مایقع علیه اخراج مالم بیدیھة العقل الی ما یعلم باالبدیھة

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

واخراج مالم تجربه العادة الليل ماجدت به العادة اخراج مالاقوته له من الصفة الى ماله قوته "(۹)

(یعنی کسی چیز کو پوشیدہ حالت سے ظاہر کی طرف نکالنا، کسی غیر محسوس چیز کا محسوس چیز کی طرف نکالنا، کسی غیر معقول چیز کو معقول کی طرف نکالنا، جو چیز عقل سے ماوراء ہو اس کو عقل کے موافق کرنا اور کسی غیر معروف کو معروف کی طرف نکالنا اور کمزور صفت والی چیز کو مضبوط صفت والی چیز کی طرف نکالنا)

علامہ سیوطی تمثیل کے مفہوم کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"التمثیل انمایصار الیه لکشف المعانی "(۱۰) علامہ زرکشی امثال کی حکمت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"ومن حکمته تعلیم البیان وهومن خصائص هذه الشریعة ، والمثل اعون شیئ علی البیان "(۱۱)

(اور اس کی حکمت یہ بھی ہے کہ بات کرنے کا سلیقہ سکھایا جائے اور یہ بات شریعت محمدیہ کے خصائص میں سے ہے اور مثال بات کو سمجھنے کے لئے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔)

تمثیل کے مقاصد بیان کرتے ہوئے علامہ سیوطی الاتقان میں زمخشری کا قول نقل کرتے ہیں:

"وادناء المتوهم من الشاهد، فان کان الممثل له عظیما، کان الممثل به مثله ، وان کان حقیراً کان الممثل به کذلك "(۱۲)

(تمثیل کا مقصد یہ ہے کہ متوہم کو شاہد سے قریب سے قریب کیا جائے پس اگر ممثل لہ عظیم ہوگا تو پھر ممثل بہ بھی ویسا ہی ہوگا اگر ممثل لہ حقیر ہوگا تو ممثل بہ بھی حقیر ہوگا۔)

علامہ سیوطی مزید لکھتے ہیں: "ابراز خفیات الدقائق ، ورفع الأستار عن الحقائق ، تریك المتکیل فی صورة المتحقق، والمتوهم فی معرض المتیقن ، والغائب کانه مشاهد"(۱۳)

مخفی باریکیوں کا ظاہر کرنا، حقائق سے پردہ اٹھانا، خیالی امور کو تحقیقی باتوں کی صورت میں عیاں کرنا، متوہم کو متیقن کرنا، مراد کو فہم سے قریب تر کرنا، غائب کو شاہد کے درجے میں کرنا وغیرہ تمثیل کے مقاصد میں شامل ہے۔

علامہ سیوطی الماوردی کا قول بھی نقل کرتے ہیں:

"من اعظم علم القرآن علم امثاله ، والناس فی غفلة عنه لاشتغالهم بالامثال ، واغفالهم الممثلات ، والمثل بلاممثل کالفرس بلالجام والناقة بلازمام "(۱۴)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن کے بڑے علوم میں سے اس کی امثال کا علم ہے حالانکہ لوگ اس سے غافل ہیں، اس لئے کہ وہ امثال ہی میں پھنسے رہ جاتے ہیں اور جن امور کی نسبت وہ مثالیں دی گئی ہیں ان کی طرف سے غافل رہتے ہیں اور فرماتے ہیں اصل یہ ہے کہ مثل بغیر ممثل کے ایسا ہے جیسے بے لگام گھوڑا اور شتر بے مہار۔

علامہ سیوطی لکھتے ہیں: ''قدعده الشافعي ممايجب على المجتهدمعرفته من علوم القرآن فقال ثم معرفته ماضرب فيه من الامثال الدوال على طاعته المبينة لاجتناب ناهية ''(۱۵)

امام شافعیؒ نے علم الامثال کو منجملہ ان امور کے شمار کیا جن کی معرفت مجتہد پر واجب ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد قرآن کی ان ضرب الامثال کی معرفت واجب ہے جو کہ طاعت باری تعالیٰ پر دلالت کرنے والی ہیں اور اس کے نواہی سے اجتناب کو واضح بیان کرنے والی ہیں۔

ابو ہلال عسکری نے امثال کی حکمت اور مقصد پر نہایت لطیف گفتگو کی، وہ لکھتے ہیں:

والمثل والشذرة والكلمة السائرة فَإِن ذَلِك يزِيد الْمنطق تفخيما ويكسبه قبولاً وَيجْعَل لَهُ قدرا فِي النُّفُوس وحلاوةً فِي الصُّدُور وَيَدْعُو الْقُلُوب إِلَى وعيه ويبعثها على حفظه ويأخذها باستعداده لأوقات المذاكرة والاستظهار بِهِ أَوَان المجاولة فِي ميادين المجادلة والمصاولة فِي حلبات المقاولة وَإِنَّمَا هُوَ فِي الْكَلَام كالتفصيل فِي العقد والتنوير فِي الرَّوْض والتسهيم فِي الْبرد فَيَنْبَغِي أَن يستكثر من أَنْوَاعه لَان الإقلال مِنْهَا كاسمه إقلال وَالتَّقْصِير فِي التماسه قُصُور وَمَا كَانَ مِنْهُ مثلا سائراً فمعرفته ألزم لَان منفعَته أَعم وَالْجهل بِهِ أقبح(۱۶)

یعنی مثال چاہے پیراگراف کی صورت میں ہو یا مکمل کلام کی صورت مین یہ گفتگو کو جامع اور وزن دار بناتی ہے۔ اس کی مقبولیت کو بڑھا دیتی ہے اور عوام الناس میں تمثیلی کلام کی قدر و منزلت بڑھا دیتا ہے اور اس کلام کو اجاگر کر دیتا ہے اور تمثیل دلوں میں مٹھاس پیدا کرتی ہے اور دلوں کو شعور کی طرف رغبت دلاتی ہے اور دلوں کو اس کلام کو زبانی یاد کرنے پر ابھارتی ہے اور تمثیل گفتگو کے دوران دلوں کی استعداد بڑھاتی ہے اور بحث وتمحیص کے میدانوں میں دل اسی وجہ سے غالب آتے ہیں اور تمثیل کا علم الکلام میں وہ مقام ہے جیسے ہار کا نگینہ اور پھول کے اندر کی خوشبو اور گندم کا نشاستہ۔ ہمارے لئے مناسب یہی ہے کہ ہم اس کی تمام اقسام کا احکام کریں اور اس کی تمام مثالوں سے واقفیت ناگزیر ہے کیونکہ اس کا فائدہ عام اور اس سے جہالت بہت بری بات ہے۔

''الشذرۃ'' باب نصر ینصر سے اس کا معنی بنتا ہے کسی چیز کے اجزا میں دوسری چیز داخل کرنا۔ باب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تفعیل سے ہار وغیرہ میں موتیوں کے درمیان سونے وغیرہ کے ٹکڑے لگا کر علیحدگی کرنا۔''الشذرۃ'' مصدر سے اس کا معانی کان سے چنے جانے والے سونے کے ٹکڑے اورریزے۔اس طرح وہ مہرے یا منکے جو فاصلے کیلئے ہار کے موتیوں کے بیچ میں پروئے جائیں۔(۱۷)اس لیے ہم نے''الشذرۃ'' سے پیراگراف مراد لیا ہے۔

ابو ہلال عسکری امثال کی حکمت اورافادیت پر بحث کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

والأمثال أَيْضا نوع من الْعلم منفرد بِنَفسِهِ لَا يقدر على التَّصَرُّف فِيهِ إِلَّا من اجْتهد فِي طلبه حَتَّى أحكمه وَبَالغ فِي التماسه حَتَّى أتقنه وَلَيْسَ من حفظ صَدرا من الْغَرِيب فَقَامَ بتفسير قصيدة وكشف أغراض رِسَالَة أَو خطْبَة قَادِرًا على أَن يقوم بشرح الْأَمْثَال والإبانة عَن مَعَانِيهَا وَالْأَخْبَار عَن الْمَقَاصِد فِيهَا وَإِنَّمَا يحْتَاج الرجل فِي مَعْرفَتهَا مَعَ الْعلم بالغريب إِلَى الْوُقُوف على أُصُولهَا والإحاطة بأحاديثها ويكمل لذَلِك من اجْتهد فِي الرِّوَايَة وَتقدم فِي الدِّرَايَة فَأَما من قصر وَعذر فقد قصر وَتَأَخر وأنى يسوغ الأديب لنَفسِهِ وَقد علم أَن كل من لم يعن بهَا من الأدباء عناية تبلغه أقْصَى غاياتها وَأبْعد نهاياتها كَانَ مَنْقُوص الْأَدَب غير تَامّ الْآلَة فِيهِ وَلَا موفور الْحَظ مِنْهُ(۱۸)

یعنی اس میں ابو ہلال عسکری نے امثال کی حقیقت اور مقصد کو واضح کیا اور امثال بھی علم کی ایک قسم ہے۔جو بذات خود ایک منفرد قسم کا علم ہے اوراس کے تصرف پر صرف وہی آدمی قدرت رکھتا ہے جو اس کی تلاش میں اتنی کوششیں کرے کہ اس کو پالے اور اس علم سے اتنا لگاؤ رکھے کہ اس پر مہارت حاصل کرلے،لیکن یہ اس آدمی کے بس کا روگ نہیں جو علم الغرائب کی ابتدا بھی نہ جانتا ہو اور اس نے اس علم سے کچھ یاد بھی نہ کیا اور پھر مقصد کی تفسیر مقالہ کے اغراض کے انکشافات یا کسی خطبہ کے فرائض سے اس کی تفسیری مقاصد کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوجائے،مگر جب تک وہ امثال کی تشریحات،افتتاحیہ اوراس کے معانی کے بارے میں اور مقصد کے بارے مین جو اخبار اور روداد ہوں انہیں سمجھ نہ سکا اور ان تمام چیزوں سے واقف نہ ہوا اور اس بارے میں آدمی علم الغرائب اور اس کے قوانین اور ان احادیث کا احاطہ کر لینے کے بعد ان سب چیزوں کی معرفت کا محتاج ہوتا ہے اور پایہ تکمیل تک اسے صرف وہی شخص پہنچاتا ہے جو علم الروایۃ میں کوشش کرے اور بہت آگے نکل جائے۔پس جس نے کوتاہی تک اسے صرف وہی شخص پہنچاتا ہے جو علم الروایۃ میں کوشش کرے اور بہت آگے نکل جائے پس جس نے کوتاہی کی اوراسے کوئی عذر مانع ہوا تو وہ شخص کوتاہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رہا اور پیچھے رہا اور ایک ادیب اسے خود کتنے خوبصورت انداز میں ڈھال سکتا ہے اور جان لیجئے جس نے ادباء کے ہاں جانے کی تکلیف گوارا نہ کی تو وہ ان مقاصد کی دوری تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

ڈاکٹر شریف منصور بن عون، ابو عمر بن عبداللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''القياس والتشبيه، والتمثيل من لغت العرب الفصيحته التى نزل بهاالقرآن الاترامى الىٰ قوله تعالىٰ (كأنهن الياقوت والمرجان)وقوله (كان لم تغن باالأمس)وقوله عزوجل (مثل نوره)يعنى فى قلب المؤمن (كمشكوة فيهامصباح)وقوله عزوجل (كانهم يوم يرون مايوعدون لم يلبثوا الاساعة من النهار)وقوله (فسقناه آلى بلدميت فاحيينابه الارض بعدموتها كذٰلك النشور)وقوله (واحيينابه بلده ميتا كذلك الخروج)وماكان مثله من ضربه عزوجل الاتهان للاعتبار وحكمه للنظيربحكم النظيرومثله كثير''(۱۹)

قیاس، تشبیہ کا فصیح عربی زبان سے بہت گہرا تعلق ہے۔ ایسی زبان جس مین قرآن حکیم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں دیکھتا (گویا کہ وہ حوریں یاقوت ومرجان ہیں) اور ایک فرمان ہے (گویا کہ وہ کل تھے ہی نہیں) ایک اور فرمان ہے (اس کے نور کی مثال) جو مومن کے دل میں ہوتا ہے (ایک ایسے فانوس کی مانند ہے جس میں چراغ ہیں) ایک اور جگہ فرمایا (گویا کہ جب وہ قیامت کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور کہیں گے کہ وہ دنیا میں ایک دن بھی نہ ٹھہرے ہوتے) اور ایک اور فرمان ہے (ہم نے اسے ایک مردہ شہر کی طرف ہانکا تو اس کے سبب ایک ایسی زمین کو اس کی ویرانی کے بعد زندہ کیا اور ہم اسی طرح ہی اٹھائیں گے) ایک اور فرمان ہے (اور ہم نے اس کے سبب ایک اور مردہ شہر کو زندہ کیا اور اس طرح ہم نکالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مثال کو یقین محکم کے لیے بیان فرمایا اور امثال دینے کا مقصد بھی یہی ہے اور اس لیے اللہ تعالیٰ نے بہت سی امثال بیان کی ہیں)۔

امید ہے کہ مندرجہ بالا بحث سے امثال کا مفہوم اور مقاصد بخوبی واضح ہو گئے ہوں گے۔ دراصل تمثیلی اسلوب کو اختیار کرنے کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منشور اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پر عمل کیا جائے تا کہ اسلامی قوانین کی من وعن پیروی ہو سکے اور امثال کا مقصد اطاعت کی طرف مائل کرنا اور معاصی سے نجات دلانا ہے۔ یہ بات پہلے بھی واضح ہو چکی ہے کہ تمثیلی اسلوب نہ صرف دوسری نازل شدہ کتابوں میں استعمال ہوا بلکہ قرآن حکیم میں بھی بکثرت تمثیلات وارد ہوئیں حتیٰ کہ انجیل مین تو ایک سورۃ کا نام الامثال ہے نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام، باقی انبیاء کے اقوال اور علماء وتابعین کے اقوال تمثیلات سے خالی نہیں ہیں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اوران تمثیلات کا استعمال ان تمام عظیم ہستیوں نے اس لئے کیا ہے کہ امثال اپنے اندر بے شمار اسرار وحقائق کا خزانہ رکھتی ہیں جس کو سمجھنے کے بعد آدمی کلام کی بلاغت ودل نشینی ، اسلوب بیان اور کلام کی عمدگی کا اندازہ کرسکتا ہے۔

مندرجہ بالا اقوال کی روشنی مین تمثیل کے درج ذیل مقاصد اور حکمتیں واضح ہوتی ہیں:

ا۔مخفی باریکیوں کو ظاہر کرنا۔۲۔غیر محسوس کو محسوس کے قریب لانا۔ ۳۔کمزور صفت والی چیز کو مضبوط صفت والی چیز کی طرف لانا ۴۔بات کرنے سلیقہ سکھانا۔ ۵۔خیالی امور کو تحقیقی باتوں کی صورت میں عیاں کرنا۔ ٦۔متوہم کو متیقن کرنا۔ ۷۔مراد کو فہم سے قریب تر کرنا۔وغیرہ شامل ہیں۔بطور نمونہ چند ایک تمثیلات احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش خدمت ہیں۔

مومن کا مومن سے تعلق

قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "المؤمن مرأة المؤمن "(۲۰)(مومن مومن کا آئینہ ہے)

یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مومن کو دوسرے مومن کے لیے آئینہ سے تشبیہ دی ہے اور اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سننے والے کے ذہن میں مؤثر انداز سے یہ بات ذہن نشین کرادی ہے کہ دوسرے مؤمن تمہارے لیے آئینہ کی مانند ہیں اور تم دوسرے مومن کے لیے آئینہ ہو۔مختصراً الفاظ ہیں مگر معنی ومفہوم کا ایک سمندر لیے ہوئے ہیں ۔آدمی جوں جوں اس پر غور کرتا ہے عجیب عجیب اور حیران کن مفاہیم سامنے آتے جاتے ہیں، گویا کہ "سمندر کو کوزے میں بند کرنا" کا حقیقی مصداق ہے۔

☆مومن مومن کا آئینہ ہے۔جب اس میں کوئی عیب دیکھتا ہے تو اس کی اصلاح کرتا ہے۔(۲۱)

☆یہاں مراۃ کا معنی ہے ایسا آلہ جو اپنے بھائی کی خوبیاں اور خامیاں دکھاتا ہے اور وہ کسی اور سے بیان نہیں کرتا۔اور دوسروں کے سامنے اسکو رسوا نہیں کرتا(۲۲)یعنی مومن اپنے مومن بھائی کی غیبت نہیں کرتا۔

مناویؒ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

☆ آئینہ کے ذریعے مومن وہ چیزیں دیکھتا ہے جو وہ از خود اس کے بغیر نہیں دیکھ سکتا ☆اس طرح وہ طیبی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ مومن اپنے بھائی کو اس کے عیب دکھلانے میں صاف شفاف آئینے کی طرح ہے۔وہ وہی کچھ بتاتا ہے جو تصویر اس میں دکھلائی دیتی ہے خواہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز ہی کیوں نہ ہو۔

☆جب مومن اپنے مومن بھائی کو دیکھتا ہے تو اس میں سے وہی چیزیں اخذ کرتا ہے جو قابل تعریف ہوتی ہیں۔ جب اس میں سے قبیح قسم کا عیب ظاہر ہوتا ہے تو اس کا دفاع کرتا ہے۔اگر وہ اپنے عیوب کی طرف خود لوٹ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آئے تو اس کو سچا پائے گا۔

☆اسی طرح عامری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ تو اپنے بھائی کیلئے آئینے کی طرح ہوجا۔ایسا آئینہ جو اسے اس کے اچھے احوال دکھلائے، اسے شکر پر ابھارے، تکبر سے بچائے اور اس کے برے امور نرمی کے ساتھ دکھائے، علیحدگی میں نصیحت کرے نہ کہ اس کو رسوا کرے۔

☆مومن، مومن کا آئینہ اس معنی میں بھی ہے کہ جب ایک مومن بھائی اس کو اس کے عیوب کی نشان دہی کرتا ہے تو اس کی نیت عیب جوئی کی نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ ایک تنکے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔(۲۳) پس اس آئینہ کی وجہ سے وہ کچھ دیکھ جو خود نہیں دیکھ سکتا۔اس طرح انسان اپنے بھائی کی مدد سے اپنے نفس کے عیوب سے مطلع ہوتا ہے اور اگر تنہا ہو تو کوئی استفادہ نہیں کرسکتا جیسے کہ آئینہ سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی ظاہری صورت کے عیوب سے مطلع ہوتا ہے۔(۲۴)

مومنین کے آپس میں ایک جسم ہونے کی تمثیل

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل المؤمنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی (۲۵)

(نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال ان کی دوستی، اتحاد اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہے۔ان میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا جسم اس میں بیداری اور بخار کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے۔)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے باہمی تعلق اور ربط ومحبت کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا ہے کہ مسلم سماج اور معاشرہ جسد واحد کی طرح ہے۔اگر ایک عضو میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔اگر پاؤں کی چھوٹی انگلی میں درد ہو تو آنکھیں سو نہیں پاتی۔دل ودماغ کو چین نہیں آتا۔زبان کراہتی ہے اور چہرہ تکلیف کے اس احساس کی عکاسی کرتا ہے۔اسی طرح اگر ایک مسلمان بھی کسی تکلیف یا مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو تمام مسلمانوں کی خوشی ہوتی ہے اور ایک مسلمان کا غم تمام مسلمانوں کا غم۔اسی طرح مومنین سارے کے سارے ایک جسم ہیں۔ان سب کو ایک جسم سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اگر مومنین کے معاشرے میں کسی ایک کو بھی تکلیف ہو تو وہ سب کی تکلیف ہے۔اس تکلیف کے لئے سب کو بیدار رہنا چاہیے کیونکہ مومنین اس جسم کے عضو ہیں۔

اس حدیث سے رنگ ونسل، لسانیت وعلاقائی، قومیت وطنیت کا تعصب بطریق احسن مٹایا گیا ہے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور امت مسلمہ کا ایک جامع اور وسیع تصور دیا گیا ہے۔

مومن کی عمارت سے تمثیل

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''المؤمن للمؤمن كالبنيان يشدبعضه بعضاو شبك رسول الله بين اصابعه ''(۲۶)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پیوست کئے ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر بتا کر دکھایا۔)

اس حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل ایمان کے باہمی تعلق کی کیسی خوبصوت ودلنشین انداز میں وضاحت فرمائی ہے ۔ سننے اور دیکھنے والا جب انگلیوں کے جال کو دیکھے گا تو مسلمانوں کے باہمی گہرے تعلق کی صحیح تصویر اس کے سامنے واضح ہوجائے گی۔ابن حجر عسقلانی کے بقول ''یشدبعضہ بعضا'' یعنی بعض بعض کو مضبوط کرتے ہیں سے مراد آخرت کے امور میں معاونت ہے۔اسی طرح دنیاوی مباح امور میں ایک دوسرے کی معاونت مراد ہے۔''یشد'' کے معنی کی وضاحت میں فرمایا جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی آپس میں پیوستگی ایک دوسرے کو مضبوط بناتی ہے ،مومن بھی اسی طرح باہم تعلقات میں ایک دوسرے کو مضبوط بناتے ہیں۔نیز اس سے یہ چیز بھی ثابت ہوتی ہے کہ جو آدمی اپنے اقوال کے بیان کرنے میں مبالغہ چاہتا ہے تو وہ اپنی حرکت سے تمثیل بیان کرتا ہے تاکہ یہ سامع کے دل میں زیادہ اثر پیدا کرے۔(۲۷)

ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ مومن ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔مومن مومن کی عزت کرتا ہے۔مومن مومن کے گھر کی حفاظت کرتا ہے۔وہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کرتے ہیں۔مومن مومن کو دوسرے مومنوں پر رحم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔(۲۸)

ایمان لانے کی فضیلت

عن ابی سعيدالخدری رضی الله عنه ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال يدخل الله اهل الجنة ،يدخل من يشاء برحمته ويدخل اهل النار،ثم يقول انظروا من وجدتم فی قلبه مثقال حبة من خردل من الايمان ،فأخرجوه فيخرجون منها حمما قدامتحشوا فيلقون فی نهرالحياة. اولحياء ،شك مالك .فينبتون فيه كماينبت الجنة الی جانب السيل، الم تروها كيف تخرج صفراء ملتوية (۲۹)

(ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جنت والوں کو جنت میں لے جائیں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گے، جن کو چاہیں گے اپنی رحمت سے۔ اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جائیں گے۔ پھر فرمائیں گے کہ دیکھو جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ وہ لوگ کوئلہ کی طرح جلے ہوئے نکالے جائیں گے۔ پھر نہارالحیاۃ یا نہرالحیاۃ میں ڈالے جائیں گے (یہ شک ہے امام مالک کے نزدیک کا جو راوی ہیں اس حدیث کے اور راوروں کی روایت میں نہرالحیاۃ ہے بغیر تردد کے) اور وہ لوگ ایسے آئیں گے جیسے دانہ بہاؤ کی طرف آتا ہے۔ کیا تم نے اس کو نہیں دیکھا، کیسا زرد لپٹا ہوا اگتا ہے)

اس حدیث میں ایمان کی ادنیٰ درجہ کی فضیلت اور مرتبہ بتایا گیا ہے کہ اگر انسان کے اندر ذرا سا ایمان بھی ہو تو وہ ایمان اس شخص کو ایک نہ ایک دن جہنم سے نکال دے گا۔

چونکہ وہ شخص جہنم میں رہنے کی وجہ سے بالکل کوئلہ کی طرح سیاہ ہو چکا ہوگا۔ سو اس کی گندگی اور سیاہی ختم کرنے کے لئے اسے نہر حیاۃ میں نہلایا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تمثیل میں یہ بات سمجھائی ہے کہ اس نہر میں نہانے کے بعد وہ شخص اتنا جلدی اور اتنا صاف ستھرا ہو کر نکلے گا جیسے سیلاب کے پانی گزرنے کی جگہ پر ایک دانہ اگتا ہے اور وہ دانہ صاف شفاف اور خوبصورت اگتا ہے علامہ شبیر احمد عثمانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ''نہر حیات سے مراد ایسی نہر ہے، جس سے زندگی حاصل ہوتی ہے۔ حبۃ سے مراد گندم یا جو ہے''(۳۰) بالکل اسی سے ملتا جلتا قول حافظ ابن حجر العسقلانی نے ذکر کیا ہے۔(۳۱)

نوویؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں'' کافر لوگ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان کا چھٹکارا نہیں ہوگا لیکن جو مومن میں گناہوں میں مبتلا ہو گئے تھے، ان کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے جلا کر کوئلہ کر دے گا اور بالکل حقیقتاً اس کی جان نکل جائے گی یعنی اس مارنے کے بعد ان کا احساس جاتا رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو جہنم سے نکلوا کر نہر حیات میں ڈلوادیں گے۔(۳۲)

بدرالدین عینی اس کی تشریح میں لکھتے ہیں :''اس حدیث میں متعدد چیزوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ نہر حیات میں سے ایسے جلدی نکلے گا جیسے دانہ سیلاب گزرنے کی جگہ پر اگتا ہے۔''(۳۳)

علامہ شبیر احمد عثمانی'' فضل الباری'' مین لکھتے ہیں''اس حدیث میں نہر حیات میں غسل کے بعد سرعت نمو اور تروتازگی کے پیدا ہونے کی تمثیل بیان فرمائی گئی ہے کہ جب گندم کا دانہ سیلاب کی گزرگاہ کے کنارے کچی مٹی میں بہہ جائے تو اس زرخیز مٹی سے جلد ہی پودا اگتا ہے اور اس دانے کی طرح گناہ گار مومن آدمی بھی نہر حیات سے جلد تروتازہ نکلے گا۔(۳۴)

اندازہ لگائیے کہ کس خوبصورت انداز مین ایمان اور مومن کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور خاتم النبیین ہونے کی تمثیل

حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذكر احاديث منها وقال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فمثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل ابتنى بيوتا فأحسنها واجملها واكملها الا موضع لبنة من زاوية من زواياها فجعل الناس يطوفون ويعجبهم البنيان فيقولون الا وضعت هاهنا لبنة فيتم بنيانك فقال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فكنت انا اللبنة (۳۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے والے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا جو کہ نہایت عمدہ اور خوبصورت تھا اور لوگ اس کے گرد چکر لگانے لگے اور کہنے لگے ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر اس عمارت میں بھی ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہی محل کی آخری اینٹ ہوں (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔)''

مندرجہ بالا حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی فضیلت اور مرتبے کو جو باقی انبیاء میں ہے اسے مثال سے واضح کیا ہے اور اپنے آپ کو محل کی اس آخری اینٹ سے تشبیہ دی ہے کہ جس کے لگ جانے سے محل میں کسی اور اینٹ کی گنجائش نہیں رہتی اسی طرح نبوت کے محل میں آپ کے آجانے کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، قرآن پاک نے بھی آپ کے آخری نبی ہونے کا اعلان کیا ہے۔ (۳۶)

''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'' (۳۷)

(محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے آخری رسول ہیں۔)

ابن حجر نے اس کی تائید میں یہ حدیث بیان کی ہے:

''انی عبدالله وخاتم النبيين وان آدم لمنجدل فی طينته'' (۳۸)

میں اللہ کا بندہ ہوں اور آخری نبی ہوں اور مجھے یہ اعزاز اس وقت حاصل ہے جب آدم مٹی میں تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں پہلے انبیاء کو ایک عمارت سے تشبیہ دی ہے کہ جس سے ایک اینٹ باقی تھی جو نہ لگائی گئی اور اپنے آپ کو اس اینٹ سے تشبیہ دی۔ ان باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دوسرے انبیاء جو دین اور شریعت لاتے رہے وہ مکمل دین نہیں تھا۔ دین کو مکمل کرنے کا اعزاز صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے۔ جس کی وجہ سے دین کا وہ مکان جو آخری اینٹ کے نہ ہونے کی وجہ سے کامل ہونے کے اعزاز سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

محروم تھا۔ بالآخر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اسے کمال حاصل ہوا۔(۳۹)

اسی مفہوم کو قرآن پاک نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا''(۴۰)

(آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر آخری نبی بھیج کر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وتربیت کی تمثیل

وعن ابی موسی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل مابعثنی الله به من الهدیٰ والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضاً فکان منهانقیة قبلت المآء فانبتت الکلأ والعشب الکثیر وکانت منهااجادب امسکت الماء فنفع الله بهاالناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصابت طائفة منهااخریٰ انماهی قیعان لاتمسک مآء ولاتنبت کلأ فذٰلك مثل من فقهه فی الدین الله ونفعه مابعثنی الله به فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذالك رأساً ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به .(۴۱)

(حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس چیز کی مثال جس کو دے کر مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے ہدایت اور علم ہے اس بارش کی طرح جو زمین کو پہنچی۔ اس زمین کا ایک ٹکڑا اچھا تھا اس نے پانی قبول کیا اور گھاس اگائی، خشک اور تر گھاس بہت زیادہ اور ایک ٹکڑا سخت تھا کہ پانی ٹھہرا رکھا۔ اللہ نے اس سے لوگوں کو نفع بخشا، انہوں نے پیا اور کھیتی کی زمین کے ایک ٹکڑے کو پہنچا۔ سوائے اس کے نہیں وہ میدان پر تھا نہ اس نے پانی کو روکا اور نہ گھاس اگایا۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ نصیب ہوئی اور جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کے ساتھ نفع حاصل کیا اور اس شخص کی مثال جس نے اس کے ساتھ اپنا سر نہ اٹھایا اور اس ہدایت کو قبول نہ کیا جسے دے کر میں بھیجا گیا ہوں۔)

حدیث کا تمثیلی اسلوب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو علم وہدایت لے کر آئے ہیں اس کو ایسے سمجھنا چاہئے جیسے باران رحمت ہو، جب کسی علاقہ میں بارش ہوتی ہے تو تین قسم کی زمین ہو جاتی ہے۔ ایک تو بالکل بنجر زمین جو پانی کو چوس لیتی ہے لیکن اس سے کسی کو کسی قسم کا نفع نہیں پہنچاتی دوسری پتھریلی زمین جو بارش کے پانی کو حوضوں اور تالابوں کی شکل میں اس کی اصل حالت میں محفوظ کر لیتی ہے۔ لوگ اپنی اپنی ضرورت کے موافق وہاں سے پانی حاصل کر کے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ تیسری وہ زرخیز زمین جو پانی کو اصل صورت میں محفوظ نہیں کرتی بلکہ اس پانی کو اپنے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اندر جذب کر کے اس کے نتائج رنگ برنگ پھلوں اور پھولوں کی شکل میں پیش کرتی ہے۔

یہی حال علوم نبوت کا ہے، بعض لوگ تو علوم نبوت سے محروم رہے۔ بعض لوگوں اللہ تعالیٰ نے ان علوم کر کے اسے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر ایسے لوگوں کی دو قسمیں ہیں۔ بعض لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے ان علوم کو ان کی اصلی شکل میں محفوظ کر لیا ہے جیسے حضرات محدثین، دوسرے وہ لوگ جنہوں نے علوم نبوت کو حاصل تو کیا لیکن انہوں نے اپنی کوششوں کو صرف الفاظ تک محدود نہ رکھا بلکہ ان علوم کو اپنے دلوں و دماغ میں جذب کر کے صحیح مزاج شریعت حاصل کیا اور پھر قرآن و حدیث سے حاصل ہونے والے ثمرات کو امت کے سامنے مسائل کی شکل میں پیش کیا یہ کام حضرات فقہاء نے کیا انہوں نے فقہ کی صورت میں جو ذخیرہ امت کو دیا ہے وہ درحقیقت قرآن و حدیث کے ثمرات ہیں۔ (۴۲)

نماز پنجگانہ کی تمثیل

''عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال وفي حديث بكر انه، سمع رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أرأيتم لو ان نهرا بباب ادركم يغتسل منه ، كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيئ ؟ قالوا لايبقى من درنه شيئ قال فذلك مثل الصلوت الخمس يمحوالله بهن الخطايا''(۴۳)

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بھلا دیکھو اگر کسی کے دروازہ پر نہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں، فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہوں کو محو کر دیتے ہیں۔)

مندرجہ بالا حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی مثال غسل کرنے سے دی ہے کہ جیسے غسل کرنے سے جسم پر میل نہیں رہتی، اسی طرح نماز پڑھنے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔ اور اگر ایک آدمی دن میں پانچ بار نہاتا ہے تو اس کا جسم ظاہری گندگی سے بالکل صاف وشفاف ہو جاتا ہے اسی طرح ایک آدمی جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا ہے اور انہیں اچھے طریقے سے ادا کرتا ہے تو وہ باطنی طور پر گناہوں سے بالکل اسی طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح پانچ مرتبہ غسل کرنے والا ظاہری طور پر پاکیزہ ہوتا ہے۔

نماز فوت ہو جانے کے نقصان

عن ابن عمران رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الذی تفوته صلوة العصر كانما وتر اهله، وماله،(۴۴)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوجائے گویا اس کا اہل وعیال اور مال ہلاک ہوگیا۔)

مندرجہ بالا حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال کے ذریعے سے جس شخص کی عصر کی نماز کی فوتگی کی تشبیہ مادی نقصان اور خسارے سے دی ہے اور اسی قسم کی مثال ایک نماز کی فوتگی پر بھی آتی ہے۔ارشاد ہے:

عن نوفل ان معاوية رضی الله عنه ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من فاتته صلوة فکانماوتر اهله وماله(۴۵)

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کی ایک بھی نماز فوت ہوگئی۔وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے اہل وعیال اور اس کا مال تباہ ہوگیا)۔

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ نماز کا ضائع کرنا انجام کے اعتبار سے ایسا ہے کہ جیسا کسی شخص کا مال اور بال بچے ہیں اسے چھین لئے گئے ہوں اور وہ اکیلا کھڑا رہ گیا ہو۔ یعنی جتنا خسارہ اور نقصان مال ودولت اور بچے چھن جانے سے ہے اتنا ہی نماز کے فوت ہوجانے سے ہے۔

مندرجہ بالا حدیث سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مال ختم ہوجانے والی چیز ہے اور نیک اعمال کو بقا حاصل ہے۔نیز حدیث بالا سے عصر کی نماز کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے اور اس کی حفاظت کا ذکر سورۃ البقرۃ میں یوں ہے:

''حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى''(۴۶)(نمازوں کی حفاظ کرو خاص طور پر نماز وسطیٰ کی۔)

اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''من ترك صلواته العصر حبط عمله''(۴۷)

(جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال ضائع ہوگئے)

وحید الزمان علامہ ''تیسیر الباری'' میں لکھتے ہیں کہ ''یعنی اس کے عمل کا ثواب اس کو نہ ملے گا، یہ حکم بطریق تغلیظ کے ہے۔عصر کی نماز کا خیال رکھنے لئے، ورنہ اعمال صالحہ فقط کفر سے اکارت ہوتے ہیں۔''(۴۸)

حرص مال کی تمثیل

عن حکیم ابن حزام قال قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاعطانی، ثم سألته، فاعطانی ثم سألته، فاعطانی، ثم قال ان هذاالمال خضرةً حلوةً فمن اخذه، بطیب نفس بورك له،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فیه ومن اخذه ، باشراف نفس لم یبارك له فیه وكان كالذی یاكل ولا یشبع والیدالعلیاخیرمن الیدالسفلیٰ ، (۴۹)

(حکیم ابن حزام نے کہا کہ مین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے عنایت فرمایا میں نے پھر مانگا آپ نے پھر دیا، میں نے پھر مانگا آپ نے پھر دیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال سرسبز وشیریں ہے۔ سو جس نے اس کو بغیر مانگے دینے والے کی خوشی سے لیا تو اس مال میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کی ہوس ولالچ کے سبب لیا اس میں برکت نہیں ہوتی اور اس کا حال اس شخص جیسا ہوتا ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔)

مندرجہ بالا حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال کی حرص کو مثال سے سمجھایا ہے اور طمع کے ساتھ سوال کرنے والے کو اس شخص کے مشابہہ قرار دیا ہے، جسے "جوع الکلب یا جوع البقر" کا عارضہ لاحق ہو، جو حاصل کرے کھا جائے مگر پھر بھی اس کا پیٹ نہ بھرے۔ یہی حال طمع کرنے والے حریص کا ہے جتنا مال ودولت ملے سیر نہیں ہوتا بلکہ زیادہ کی طمع ہوتی ہے۔

درج بالا چند امثال بطور نمونہ پیش کی ہیں تا کہ بات کی اہمیت واضح ہو کہ تشکیل کردار میں نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمثیل اسلوب کس قدر اہمیت کا حامل اور کارگر ہے۔ آج جو انسانی کردار کی زبوں حالی ہمارے سامنے ہے اس میں اس امر کی ضرورت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمثیلی اسلوب کے ذریعے انسانیت کی کردار سازی کی جائے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ القرآن الحکیم، الاحزاب، ۳۳:۲۱
۲۔ ایضاً، الزمر ۳۹:۲۷
۳۔ ایضاً، العنکبوت، ۲۹:۴۳
۴۔ ایضاً، ابراہیم، ۱۴:۴۵
۵۔ ایضاً، النحل، ۱۶:۷۶
۶۔ ایضاً، الحشر، ۵۹:۲۱
۷۔ ثناء اللہ، پانی پتی، قاضی، "تفسیر المظہری" (بلوچستان بک ڈپو، مسجد روڈ کوئٹہ، ت ن) ج ۵ ص ۲۶۸
۸۔ الزرکشی، بدرالدین، محمد بن عبداللہ، "البرہان فی علوم القرآن" (مکتبہ دار الفکر، بیروت، الطبعۃ الثانیہ، س.ن) ج ۱ ص ۴۸۶
۹۔ ایضاً، ص ۴۸۴
۱۰۔ السیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، "الاتقان فی علوم القرآن" (منشورات ارضی بیدار، ایران، الطبعۃ الثانیہ ۱۳۹۳ھ) ج ۴ ص ۴۵۰

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۱۔ الزرکشی، البرہان فی علوم القرآن، ج۱ص۴۸۴

۱۲۔ السیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج۱ص۴۵۰ ۱۳۔ ایضاً

۱۴۔ ایضاً ۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ العسکری، حسن بن عبداللہ، ابوہلال، ''جمہرۃ الامثال'' (دارالکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۹۸۸ء) ج۱ص۱۰

۱۷۔ قاسمی، وحیدالزماں، مولانا ''لغت القاموس الوحید'' (دارالاشاعت، کراچی، س ن) ص۸۵۱؛ لوئیس معلوف، المنجد عربی۔اردو' مترجم: عبدالحفیظ بلیاوی) مکتبہ قدسیہ لاہور۔۲۰۰۲ء) ص۴۲۲

۱۸۔ العسکری، جمہرۃ الامثال، ج۱ص۱۰

۱۹۔ شریف، منصورہ، الدکتور، ''الامثال فی القرآن الکریم'' مکتبہ زادفکر، جدہ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۶ھ) ص۴۶

۲۰۔ ابوداؤد ''السنن'' حدیث نمبر۴۹۱۸، ص۱۵۸۴

۲۱۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ''الادب المفرد'' (طبع بیروت لبنان، ۱۹۸۹ء) ج۱ص۹۳؛ ابن بطال، ابوالحسن علی بن خلف، ''شرح صحیح بخاری'' (مکتبہ الرشد، الریاض، الطبعۃ الثانیہ، ۲۰۰۳ء)، ج۹، ص۲۳۷؛ ابن وہب، ابومحمد عبداللہ المصری، ''الجامع فی الحدیث'' (دار ابن الجوزی، الریاض، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۹۹۵ء) ص۳۰۰

۲۲۔ عظیم آبادی، محمد اشرف الحق، ''عون المعبود شرح سنن ابی داود'' (دارالکتب العلمیۃ، بیروت الطبعۃ الثانیہ، ۱۴۱۵ھ) ج۱۳ص۱۷۷، ۱۷۸

۲۳۔ مناوی، عبدالروف، ''فیض القدیر شرح الجامع الصغیر'' (المکتبۃ التجاریہ الکبری، مصر، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۵۶ھ) ج۶، ص۲۵۱

۲۴۔ غزالی، محمد بن محمد، امام، ''احیاء علوم الدین'' (دارالمعرفہ، بیروت، س ن) ج۲ص۱۸۲

۲۵۔ مسلم، الجامع الصحیح، حدیث نمبر۶۵۸۶، ص۱۹۳۹

۲۶۔ بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر۶۰۲۶، ص۱۰۵۳

۲۷۔ ابن حجر، احمد بن علی، العسقلانی ''فتح الباری' دارالمعرفہ، بیروت، س ن) ج۱۰ص۴۵۰

۲۸۔ ملاعلی قاری، علی بن سلطان، المرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح'' (دارالفکر، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۲ھ) ج۷ص۳۱۰۲

۲۹۔ بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر۲۲ص۳

۳۰۔ عثمانی، شبیر احمد، علامہ ''فتح الملہم'' (مکتبہ رشیدیہ، کراچی، س.ن) ج۱ص۳۵۶

۳۱۔ العسقلانی، فتح الباری، ج۱ص۱۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۲۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۳۷

۳۳۔ عینی، بدرالدین ابی محمد، محمود بن احمد، علامہ، ''عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری'' (ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ، مصر، س ن) ج ۱، ص ۱۷۲

۳۴۔ عثمانی، شبیر احمد، علامہ ''فضل الباری اردو شرح صحیح البخاری'' (ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، س ن)، ج ۱، ص ۳۸۰

۳۵۔ مسلم، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۵۹۶۰، ص ۱۰۸۳؛ الرامہرمذی، ابی محمد الحسن، بن عبدالرحمٰن القاضی، ''کتاب امثال الحدیث'' (مطبع الحیدری، حیدرآباد، ۱۹۶۸ء) ص ۸

۳۶۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ج ۸، ص ۵۱

۳۷۔ القرآن الحکیم، الاحزاب، ۳۳: ۴۰

۳۸۔ العسقلانی، فتح الباری، ج ۶، ص ۶۹

۳۹۔ ایضاً، ج ۱۱، ص ۳۳۸

۴۰۔ القرآن الحکیم، المائدہ، ۵: ۳

۴۱۔ بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۷۹، ص ۹

۴۲۔ نذیر احمد، ''اشرف التوضیح'' (مکتبہ اسلامیہ گلشن امداد، فیصل آباد، ۱۴۰۸ھ) ج ۱، ص ۲۷۹

۴۳۔ بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۵۲۸، ص ۴۴

۴۴۔ بخاری، ''الجامع الصحیح'' حدیث نمبر ۵۵۲، ص ۴۵

۴۵۔ بخای، الجامع الصحیح، ۳۶۰۲، ص ۲۹۳

۴۶۔ القرآن الحکیم، البقرہ، ۲: ۲۳۸

۴۷۔ بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۵۵۳، ص ۴۵

۴۸۔ وحیدالزمان، علامہ، ''تیسیر الباری'' (نعمانی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور س.ن) ص ۳۷۴

۴۹۔ مسلم، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۲۳۸۷، ص ۸۴۱

☆☆☆☆☆☆

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.